قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (اٰل عمران: 74)

روزنامہ

الفضل

لندن

مدیر: ابو سعید

Online Edition

منگل 29 جون 2021ء | 18 ذوالقعدہ 1442 ہجری قمری | جلد: 3 | شمارہ: 153

فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو لوگوں کا شکر گزار نہیں ہوتا وہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکر ادا نہیں کرتا۔

(سنن الترمذی ابواب البر والصلة باب ما جاء فی الشکر لمن احسن الیك حدیث 1954)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

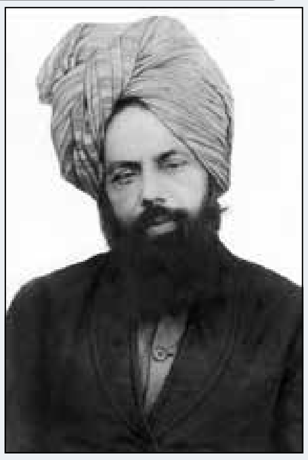

حمد باری تعالیٰ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض عربی اشعار کا ترجمہ:

’’اے وہ ذات جس نے اپنی نعمتوں سے اپنی مخلوق کا احاطہ کیا ہوا ہے ہم تیری تعریف کرتے ہیں اور تعریف کی طاقت نہیں ہے۔ مجھ پر رحمت اور شفقت کی نظر کر، اے میری پناہ! اے حزن و کرب کو دور فرمانے والے!......میں تو مر جاؤں گا لیکن میری محبت نہیں مرے گی۔ (قبر کی) مٹی میں بھی تیرے ذکر کے ساتھ ہی میری آواز جانی جائے گی۔ میری آنکھ نے تجھ سا (کوئی) محسن نہیں دیکھا۔ اے احسانات میں وسعت پیدا کرنے والے اور اے نعمتوں والے!...جب میں نے تیرے لطف کا کمال اور بخششیں دیکھیں تو مصیبت دور ہوگئی اور (اب) میں اپنی مصیبت کو محسوس ہی نہیں کرتا۔‘‘

(منن الرحمٰن، روحانی خزائن جلد نمبر 9 صفحہ 169)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’بندہ جب اپنے ارادوں سے علیحدہ ہو جائے اور اپنے جذبات سے خالی ہو جائے اور اللہ تعالیٰ کی ذات اس کے طریقوں اور اس کی عبادات میں فنا ہو جائے اور اپنے اس ربّ کو پہچان لے جس نے اپنی عنایات کے ساتھ اس کی پرورش کی اور وہ اس کی تمام اوقات حمد کرتا رہے اور اس سے پورے دل بلکہ اپنے تمام ذرّات سے محبت کرے تو اس وقت وہ عالموں میں سے ایک عالَم ہو جائے گا۔ اسی لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا نام اَعۡلَمُ الۡعَالَمِیۡن کی کتاب میں اُمّت رکھا گیا ہے۔‘‘

(ترجمہ عربی عبارت از اعجاز المسیح، روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 138)

ارشاد باری تعالیٰ

فَاذۡکُرُوۡنِیۡۤ اَذۡکُرۡکُمۡ وَاشۡکُرُوۡا لِیۡ وَلَا تَکۡفُرُوۡنِ ﴿۱۵۳﴾

(البقرہ: 153)

ترجمہ: پس میرا ذکر کیا کرو میں بھی تمہیں یاد رکھوں گا اور میرا شکر کرو اور میری ناشکری نہ کرو۔

فرمان خلیفہ وقت

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے ایک شعر میں فرماتے ہیں کہ

کس طرح تیرا کروں اے ذوالمنن شکر و سپاس
وہ زباں لاؤں کہاں سے جس سے ہو یہ کاروبار

پس اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ یہ سلوک آج بھی بڑی شان کے ساتھ پورا ہو رہا ہے۔ ہر روز نہیں بلکہ ہر لحظہ شکر گزاری کے نئے مضامین دکھاتے ہوئے گزرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان کو لے کر آتا ہے اور جب تک ہم اپنے اس مقصد کے ساتھ چمٹے رہیں گے جس کو لے کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے تھے ہم یہ نظارے انشاء اللہ تعالیٰ دیکھتے رہیں گے۔

اللہ تعالیٰ کے ان فضلوں پر ہم کس طرح شکر گزار ہو سکتے ہیں، اس بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ’’تمہارا اصل شکر تقویٰ اور طہارت ہی ہے‘‘۔ پھر فرمایا: ’’اگر تم نے حقیقی سپاس گزاری یعنی طہارت اور تقویٰ کی راہیں اختیار کر لیں تو میں تمہیں بشارت دیتا ہوں کہ تم سرحد پر کھڑے ہو، کوئی تم پر غالب نہیں آ سکتا۔‘‘

(ملفوظات جلد اول صفحہ 49۔ ایڈیشن 2003ء)

پس اس شکر گزاری کے طریق کو ہم نے اپنانا ہے اور اپنی زندگیوں کا حصہ بنانا ہے۔

(خطبہ جمعہ یکم جولائی 2011ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

اس شمارہ میں

- ظہور خیر الانبیاء صلّی اللہ علیہ و سلّم (منظوم)
- جاپانیوں کی اسلام کی طرف رغبت
- ویلینسیا ۔ سپین
- جماعت احمدیہ ٹرینام کی مساعی مسجد ناصر کی پچاس سالہ تقریب

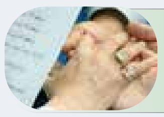

دربارِ خلافت

ہمیشہ ہمارے پیشِ نظر رہنا چاہیئے کہ جھوٹ شرک ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

پس ہمیں یاد رکھنا چاہیئے کہ احمدیت کی فتح کے لئے سچائی کا ہتھیار ہے جو ہم نے استعمال کرنا ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ اسلام کی تعلیم سچی ہے، قرآنِ کریم سچا ہے اور اس تعلیم نے تاقیامت رہنا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آخری شرعی نبی ہیں اور اب کوئی نئی شریعت، کوئی نئی سچائی اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہیں اُترنی۔ نبوت کے تمام کمال آپؐ پر ختم ہو چکے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق کا دعویٰ سچا ہے۔ آپ ہی وہ مسیح و مہدی موعود ہیں جن کے آنے کی پیشگوئی تھی اور اب اسلام کی ترقی احمدیت کی ترقی سے وابستہ ہے لیکن اس ترقی کا حصہ بننے کے لئے، اس سچائی کے پھیلانے کے لئے جو احمدیوں کی ذمہ داری ہے اُس کو ادا کرنے کے لئے ہمیں اپنے عمل بھی سچے کرنے ہوں گے۔ اُس تعلیم کے مطابق ڈھالنے ہوں گے جس تعلیم کی ہم تبلیغ کر رہے ہیں۔ پس اگر ہم نے اُس غلبے کا حصہ بنناہے جو اسلام کے لئے مقدر ہے ان شاء اللہ، اگر ہم نے اُس غلبے کا حصہ بنناہے جس کا وعدہ اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق کے ساتھ بھی کیا ہے تو پھر ہمیں ہر آن اپنا محاسبہ کرنے کی ضرورت ہے کہ کس حد تک ہم سچے ہیں؟ اپنے گھروں میں، اپنے ماحول میں، اپنے جماعتی معاملات میں، اپنے کاروباری معاملات میں ہمیں جائزے لینے ہوں گے۔ اگر جائزے بے چینی پیدا کرنے والے ہیں تو پھر ہمیں فکر کی ضرورت ہے۔ بیشک احمدیت کا غلبہ تو یقینی ہے ان شاء اللہ اور اس غلبے کو ہم ہر روز مشاہدہ بھی کر رہے ہیں، لیکن سچائی کا حق ادا نہ کرنے والے اس غلبے کا حصہ بننے سے محروم رہیں گے۔

پس یہ لمحہ فکر یہ ہے، غور کرنے کا مقام ہے، اس بات کو سوچنے کی ضرورت ہے کہ سچائی کو پاکر ہم کس طرح اپنے عملوں کو جھوٹ سے پاک کرنے والے بنیں۔ ہمیشہ ہمارے پیشِ نظر رہنا چاہیئے کہ جھوٹ شرک ہے۔ جن احمدیوں نے سچائی کے اظہار اور اسے قائم رکھنے کے لئے قربانیاں دی ہیں یا دے رہے ہیں وہ اصل میں شرک کے خلاف قربانیاں دے رہے ہیں۔ وہ خدائے واحد کی حکومت دنیا میں قائم کرنے کے لئے قربانیاں دے رہے ہیں۔ وہ جابر انتظامیہ اور حکومت اور ظالم مُلّاں کی اس بات کے خلاف قربانیاں دے رہے ہیں کہ اگر تم زندگی چاہتے ہو، اگر تم اپنے مالوں کو محفوظ کرنا چاہتے ہو، اگر تم اپنے بچوں کا سکون چاہتے ہو تو پھر سچائی کو چھوڑ دو اور جھوٹ کو اختیار کر کے ہمارے پیچھے چلو۔ پس یہ قربانیاں کرنے والے جو مقصد ادا کر رہے ہیں ہم باہر رہنے والوں کا بھی فرض ہے کہ ہر وہ احمدی جو نسبتاً سکون سے زندگی گزار رہاہے اُس کا یہ فرض ہے کہ سچائی کے معیار کو اتنا بلند کرے کہ جھوٹ اپنی موت آپ مر جائے۔ اور جب ہم نیک نیتی سے اس مقصد کے حصول کے لئے کوشش کر رہے ہوں گے تو یقیناً جھوٹ کو فرار اور موت کے علاوہ کوئی راستہ نہیں ہو گا۔

ابوسفیان نے فتح مکّہ کے موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہی عرض کیا تھا کہ اگر ہم سچے ہوتے اور ہمارے معبود سچے ہوتے اور طاقتور ہوتے، کسی قدرت کے مالک ہوتے تو جس کسمپرسی کی حالت میں آپ مکّہ سے نکلے تھے اور آپ کے ختم کرنے کی جو کوششیں ہم نے کی ہیں اُس کی وجہ سے آج آپ کی جگہ ہم بیٹھے ہوتے۔ لیکن ہمیشہ کی طرح یہ ثابت ہو گیا کہ جس طرح آپ اپنی زندگی کے ہر معاملے میں سچائی کا اظہار کرتے رہے اور جس طرح آپ کے منہ سے ہمیشہ سچی بات کے علاوہ اور کچھ نہیں نکلا آج یہ ثابت ہو گیا کہ آپ کا اعلان کہ سچ اور صدق یہی ہے کہ اس عالَم کون کا ایک خدا ہے، اُس کی عبادت کرو اُس کی بندگی کا حق ادا کرو وہی سچا خدا ہے۔ یقیناً آپ کا یہ اعلان بھی سچا تھا اور سچا ہے اور اسلام کا خدا یقیناً سچا خدا ہے اور اُس کے ماننے والے بھی سچے ہیں۔ اس لئے ابوسفیان نے اعلان کیا کہ مَیں بھی کلمہ پڑھتا ہوں اور اسلام میں داخل ہوئے۔

(سبل الہدیٰ والرشاد فی سیرۃ خیر العباد از علامہ محمد بن یوسف صالحی جلد 5 صفحہ 217 فی غزوۃ الفتح الاعظم دارالکتب العلمیۃ بیروت 1993ء)

پس یہ تھے وہ سچائی کے نمونے جو دنیا نے دیکھے۔ جس نے سخت ترین دشمنوں کو بھی حق کی دہلیز پر لا ڈالا۔ پس جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کو عظیم فساد کی حالت میں دیکھا اور سچائی کے نور سے اس فساد کو ختم کر کے باخدا انسان بنا دیا۔ مشرکوں کو توحید پر قائم کر دیا۔ کفارِ مکہ کے تکبّر اور جھوٹ کو سچائی نے اور اللہ تعالیٰ کے وعدوں نے پارہ پارہ کر دیا آج حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ بھی یہی وعدے ہیں اور جیسا کہ مَیں نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ آپ کے ذریعہ بھی اسلام کا غلبہ ہونا ہے لیکن ہمیں باخدا بننے کی ضرورت ہے۔ سچائی کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنانے کی ضرورت ہے۔ سچائی پر قائم رہتے ہوئے اپنے ایمانوں کو قوی کرنے کی ضرورت ہے تا کہ یہ نظارے دیکھ سکیں۔ ہم ہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر عہدِ بیعت کیا ہے کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم کریں گے، سچائی کو قائم کریں گے اور جھوٹ اور شرک کا خاتمہ کریں گے۔ پس آج سچائی کا اظہار

بقیہ صفحہ 4 پر

ظہور خیر الانبیاء صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم

اِک رات مفاسد کی وہ تیرہ و تار آئی
جو نور کی ہر مشعل ظلمات پہ وار آئی
تاریکی پہ تاریکی ، گمراہی پہ گمراہی
ابلیس نے کی اپنے لشکر کی صف آرائی
طوفانِ مفاسد میں غرق ہو گئے بحر و بر
اِیرانی و فارانی۔ رُومی و بُخارائی
بن بیٹھے خدا بندے۔ دیکھا نہ مقام اُس کا
طاغوت کے چیلوں نے ہتھیا لیا نام اُس کا
تب عرشِ معلّٰی سے اِک نور کا تخت اُترا
اِک فوج فرشتوں کی ہمراہ سوار آئی
اک ساعتِ نورانی ، خورشید سے روشن تر
پہلو میں لئے جلوے بے حد و شمار آئی
کافور ہوا باطل ، سب ظلم ہوئے زائل
اُس شمس نے دِکھلائی جب شانِ خودآرائی
ابلیس ہوا غارت ، چوپٹ ہوا کام اُس کا
توحید کی یورش نے دَر چھوڑا نہ بام اُس کا
وہ پاک محمدؐ ہے ہم سب کا حبیب آقا
اَنوارِ رسالت ہیں جس کی چمن آرائی
محبوبی و رعنائی کرتی ہیں طواف اُس کا
قدموں پہ نثار اُس کے جمشیدی و دارائی
نبیوں نے سجائی تھی جو بزم مہ و اَنجم
واللہ اُسی کی تھی سب انجمن آرائی
دن رات دُرُود اُس پر ہر اَدنیٰ غلام اُس کا
پڑھتا ہے بصد منت جپتے ہوئے نام اُس کا
آیا وہ غنی جس کو جو اپنی دُعا پہنچی
ہم در کے فقیروں کے بھی بخت سنوار آئی
ظاہر ہوا وہ جلوہ جب اُس سے نگہ پلٹی
خود حسن نظر اپنا سو چند نکھار آئی
اے چشم خزاں دیدہ کھل کھل کہ سماں بدلا
اے فطرتِ خوابیدہ ! اُٹھ اُٹھ کہ بہار آئی
نبیوں کا اِمام آیا ، اللہ اِمام اُس کا
سب تختوں سے اُونچا ہے تخت عالی مقام اُس کا
اللہ کے آئینہ خانے سے شریعت کی
نکلی وہ دُلہن کر کے جو سولہ سنگار آئی
اُترا وہ خدا کوہِ فارانِ محمدؐ پر
موسیٰ کو نہ تھی جس کے دیدار کی یارائی
سب یادوں میں بہتر ہے وہ یاد کہ کچھ لمحے
جو اُس کے تصور کے قدموں میں گزار آئی
وہ ماہ تمام اُس کا ، مہدی تھا غلام اُس کا
روتے ہوئے کرتا تھا وہ ذکر مدام اُس کا
مرزائے غلام احمد ، تھی جو بھی متاع جاں
کر بیٹھا نثار اُس پر۔ ہو بیٹھا تمام اُس کا
دل اُس کی محبت میں ہر لحظہ تھا رام اُس کا
اِخلاص میں کامل تھا وہ عاشقِ تام اُس کا

(کلام طاہر)

انیس احمد ندیم۔ جاپان

جاپانیوں کی اسلام کی طرف رغبت

حضرت مسیح موعودؑ کے ارشادات کی روشنی میں

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

"مجھے معلوم ہوا ہے کہ جاپانیوں کو اسلام کی طرف توجہ ہوئی ہے۔ اس لیے کوئی ایسی جامع کتاب ہو جس میں اسلام کی حقیقت پورے طور پر درج کر دی جاوے گویا اسلام کی پوری تصویر ہو جس طرح پر انسان سراپا بیان کرتا ہے اور سر سے لے کر پاؤں تک کی تصویر کھینچ دیتا ہے۔ اسی طرح سے اس کتاب میں اسلام کی خوبیاں دکھائی جاویں۔ اس کی تعلیم کے سارے پہلوؤں پر بحث ہو اور اس کے ثمرات اور نتائج بھی دکھائے جاویں۔"

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 371-372)

1905ء میں جاپان اور روس کے مابین ہونے والی جنگ کے بعد پریس میں خبریں شائع ہوئیں کہ جاپانیوں کو اسلام کی طرف توجہ ہوئی ہے۔ ان خبروں کا ذکر کرتے ہوئے ایک مسلمان مؤرخ Dr.Salih Mahdi al-Samarrai لکھتے ہیں:

After the Russo-Japanese War, international news were published about Japan's interest in Islam and the Muslim world, prompting Muslims everywhere to spread Islam in Japan

History of Islam in Japan published by (Islamic Center Japan in 2009

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے دربار میں ان خبروں کا ذکر ان الفاظ میں ملتا ہے:

26اگست 1905ء نماز ظہر سے قبل مسجد مبارک قادیان میں ذکر آیا کہ جاپان میں اسلام کی طرف رغبت معلوم ہوتی ہے اور ہندوستان سے بعض مسلمانوں نے وہاں جانے کا ارادہ کیا ہے۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:

"جن کے اندر خود ہی اسلام کی روح نہیں وہ دوسروں کو کیا فائدہ پہنچائیں گے۔ جب یہ قائل ہیں کہ اب اسلام میں کوئی اس قابل نہیں ہوسکتا کہ خدا اس سے کلام کرے اور وحی کا سلسلہ بند ہے تو یہ ایک مردہ مذہب کے ساتھ دوسرے پر کیا اثر ڈالیں گے۔ یہ لوگ صرف اپنے پر ظلم نہیں کرتے بلکہ دوسروں پر بھی ظلم کرتے ہیں کہ ان کو اپنے بدعقائد اور خراب اعمال دکھا کر اسلام میں داخل ہونے سے روکتے ہیں۔ ان کے پاس کونسا ہتھیار ہے جس سے غیر مذاہب کو فتح کرنا چاہتے ہیں۔

جاپانیوں کو عمدہ مذہب کی تلاش ہے۔ ان کی بوسیدہ اور ردی متاع کو کون لے گا۔ چاہئے کہ اس جماعت میں سے چند آدمی اس کام کے واسطے

تیار کئے جائیں جو لیاقت اور جرأت والے ہوں اور تقریر کرنے کا مادہ رکھتے ہوں۔"

(ملفوظات جلد نمبر 4 صفحہ 351)

"اگر خدا چاہے گا تو اس ملک میں طالب اسلام پیدا کر دے گا"

ایک دوست نے تحریک کی کہ جاپان میں تہذیب کی بہت ترقی ہوئی ہے اور عیسائی لوگ اس بات کی کوشش کر رہے ہیں کہ تمام جاپانی عیسائی ہوجائیں۔ آریوں نے بھی لاہور میں جاپانی زبان سیکھنے کے واسطے ایک مدرسہ قائم کیا ہے اور جاپان میں کئی آدمی بھیجے ہیں۔ اگر مناسب ہو تو سلسلۂ حقہ کی اس ملک میں اشاعت کے واسطے تجویز کی جائے۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

"ہر نبی اور رسول کا آخری زمانہ اس کے سلسلہ کی نصرت کا وقت ہوتا ہے۔ آنحضرت ﷺ کے زمانہ نبوت کا پہلا بہت سا حصہ مصائب اور تکالیف میں گذرا تھا اور فتوحات اور نصرت کا زمانہ آپ کی عمر کا آخری حصہ ہی تھا۔ ہم بھی اپنی عمر کا بہت سا حصہ طے کر چکے ہیں۔ اور زندگی کا کوئی اعتبار نہیں۔ اب خدا کے وعدوں کے پورا ہونے کے دن ہیں۔ ہماری حالت وہ ہے کہ عدالت میں مدت سے کسی کا مقدمہ پیش ہے اور اب فیصلہ کے دن قریب ہیں۔ ہمیں مناسب نہیں کہ اور طرف توجہ کر کے اس فیصلہ میں گڑبڑ ڈال دیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ اب اس فیصلہ کو دیکھ لیں۔ اس ملک میں جو جماعت تیار ہوئی ہے ابھی تک وہ بھی بہت کمزور ہے۔ بعض ذرا سے ابتلا سے ڈر جاتے ہیں اور لوگوں کے سامنے انکار کر دیتے ہیں اور پھر بعد میں ہم کو خط لکھتے ہیں کہ ہمارا انکار دلی نہیں ہے...... تاہم جن کے دلوں میں حلاوتِ ایمانی پورے طور سے بیٹھ جائے وہ ایسا فعل نہیں کر سکتے۔

فی الحال موجودہ معاملات میں ہی توجہ اور دعا کی بہت ضرورت ہے اور ہم خدا پر بھروسہ رکھتے ہیں کہ اب معاملہ دور ہو جانے والا نہیں۔ ایسے معاملات میں آریوں کے ساتھ ہماری کوئی مناسبت نہیں ہوسکتی۔ وہ قوم کو بڑھانا چاہتے ہیں اور ہم دنیا میں تقویٰ اور نیکی کو قائم کرنا چاہتے ہیں۔ اگر ہم آریوں کی نقل کرنا چاہیں تو ان کی پیروی ہمارے لیے منحوس ہوگی۔ اور ہم کو وحی کرنے والے گویا وہی ٹھہریں گے۔

اگر خدا تعالیٰ جاپانی قوم میں کسی تحریک کی ضرورت سمجھے گا تو خود ہم کو اطلاع دے گا۔

عوام کے واسطے امور پیش آمدہ میں استخارہ ہوتا ہے اور ہمارے واسطے استخارہ نہیں جبتک پہلے سے خدا تعالیٰ کا منشاء نہ ہو۔ ہم کسی امر کی طرف توجہ کر ہی نہیں سکتے۔ ہمارا دارومدار خدا تعالیٰ کے حکم پر ہے۔ انسان کی اپنی کی ہوئی بات میں اکثر ناکامی ہی حاصل ہوتی ہے۔ اگر خدا چاہے گا تو اس ملک میں طالب اسلام پیدا کر دے گا جو خود ہماری طرف توجہ کرے گا۔ اب آخری زمانہ ہے۔ ہم فیصلہ سننے کے انتظار میں ہیں۔

"خدا کا حکم ہو تو بغیر زبان سیکھنے کے آج ہی چل پڑیں"

"ہاں سب سے زیادہ ضروری بات یہ ہے کہ میں اپنی جماعت کے سب لوگوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ یہ دن بہت نازک ہیں۔ خدا سے ہراساں و ترساں رہو...... اگر تم دوسرے لوگوں کی طرح بنو گے تو خدا تم میں اور ان میں کچھ فرق نہ کرے گا۔ اور اگر تم خود اپنے اندر نمایاں فرق پیدا نہ کرو گے تو پھر خدا بھی تمہارے لیے کچھ فرق نہ رکھے گا۔ عمدہ انسان وہ ہے جو خدا کی مرضی کے مطابق چلے۔ ایسا انسان ایک بھی ہو تو اس کی خاطر ضرورت پڑنے پر خدا ساری دنیا کو بھی غرق کر دیتا ہے، لیکن اگر ظاہر کچھ اور ہو اور باطن کچھ اور تو ایسا انسان منافق ہے اور منافق کافر سے بدتر ہے۔

سب سے پہلے دلوں کی تطہیر کرو۔ مجھے سب سے زیادہ اس بات کا خوف ہے۔ ہم نہ تلوار سے جیت سکتے ہیں اور نہ کسی اور قوت سے۔ ہمارا ہتھیار صرف دعا ہے اور دلوں کی پاکیزگی ہے اگر ہم اپنے آپ کو درست نہ کریں گے تو ہم سب سے پہلے ہلاک ہوں گے۔ اگر خدا نہ چاہے تو جاپان میں کیا رکھا ہے؟ ہاں زبان سیکھنے میں کوئی حرج نہیں، داشتہ آید بکار۔ اگر ہمیں خدا کا حکم ہو تو بغیر زبان سیکھنے کے آج ہی چل پڑیں۔ ہم ایسے معاملات میں کسی کے مشورہ پر نہیں چل سکتے۔ خدا کے منشاء کے قدم بقدم چلنا ہمارا کام ہے۔"

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 297تا299)

جاپانیوں کے لیے ایک جامع کتاب کی ضرورت

یہاں تک آپ نے بیان فرمایا تھا کہ اور احباب تشریف لے آئے۔۔۔۔ ازاں بعد جاپان اور اشاعت اسلام کے مضمون پر سلسلہ کلام شروع ہو گیا۔ جس کا مفہوم درج ذیل ہے۔

(ایڈیٹر الحکم)

"مجھے معلوم ہوا ہے کہ جاپانیوں کو اسلام کی طرف توجہ ہوئی ہے۔ اس لیے کوئی ایسی جامع کتاب ہو جس میں اسلام کی حقیقت پورے طور پر درج کر دی جاوے گویا اسلام کی پوری تصویر ہو جس طرح پر انسان سراپا بیان کرتا ہے اور سر سے لے کر پاؤں تک کی تصویر کھینچ دیتا ہے۔ اسی طرح سے اس کتاب میں اسلام کی خوبیاں دکھائی جاویں۔ اس کی تعلیم کے سارے پہلوؤں پر بحث ہو اور اس کے ثمرات اور نتائج بھی دکھائے جاویں۔ اخلاقی حصہ الگ ہو اور ساتھ ساتھ دوسرے مذاہب کے ساتھ

اس کا مقابلہ کیا جاوے۔

(حاشیہ) بدر سے

اسلام کا پورا نقشہ کھینچا جاوے کہ اسلام کیا ہے۔صرف بعض مضامین مثلاً تعدد ازدواج وغیرہ پر چھوٹے چھوٹے مضامین لکھنا ایسا ہے جیسا کہ کسی کو سارا بدن نہ دکھایا جائے اور صرف ایک انگلی دکھادی جاوے۔ یہ مفید نہیں ہوسکتا۔ پوری طرح دکھانا چاہیے کہ اسلام میں کیا کیا خوبیاں ہیں اور پھر ساتھ ہی دیگر مذاہب کا حال بھی لکھ دینا چاہیے۔ وہ لوگ بالکل بے خبر ہیں کہ اسلام کیا شئے ہے۔ تمام اصول فروع اور اخلاقی حالات کا ذکر کرنا چاہیے۔ اس کے واسطے ایک مستقل کتاب لکھنی چاہیے جس کو پڑھ کر وہ لوگ دوسری کتاب کے محتاج نہ رہیں۔“

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 372-371)

”میں دوسری کتابوں پر جو لوگ اسلام پر لکھ کر پیش کریں بھروسہ نہیں کرتا۔کیونکہ ان میں خود غلطیاں پڑی ہوئی ہیں۔ ان غلطیوں کو ساتھ رکھ کر اسلام کے مسائل جاپان یا دوسری قوموں کے سامنے پیش کرنا اسلام پر ہنسی کرانا ہے۔ اسلام وہی ہے جو ہم پیش کرتے ہیں۔ ہاں اشاعت اسلام کے لیے روپیہ کی ضرورت ہے۔“

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 374)

”اس ضعف اسلام کے زمانے میں جبکہ دین مالی امداد کا سخت محتاج ہے۔اسلام کی مدد ضرور کرنی چاہیے جیسا کہ ہم نے مثال کے طور پر بیان کیا ہے کہ جاپانیوں کے واسطے ایک کتاب لکھی جاوے اور کسی فصیح بلیغ جاپانی کو ایک ہزار روپیہ دے کر ترجمہ کرایا جائے اور پھر اس کا دس ہزار نسخہ چھاپ کر جاپان میں شائع کر دیا جائے۔“

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 373)

7اگست 1902ء کی صبح کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام حسب معمول سیر کو نکلے۔ ایڈیٹر الحکم نے عرض کی کہ حضور امسال شکاگو کی طرز پر ایک مذہبی کانفرنس جاپان میں ہونے والی ہے جس میں مشرقی دنیا کے مذاہب کے سرکردہ ممبروں کا اجتماع ہوگا اور اپنے اپنے مذہب کی خوبیوں پر لیکچر دیئے جائیں گے۔ کیا اچھا ہو اگر حضور کی طرف سے اس تقریب پر کوئی مضمون لکھا جائے اور اسلام کی خوبیاں اس جلسہ میں پیش کی جاویں۔ ہماری جماعت کی طرف سے کوئی صاحب چلے جائیں۔ جاپان کے مصارف بھی بہت نہیں ہیں اور جاپان والوں نے ہندوستانیوں کو دعوت دی ہے بلکہ وہ ہندوستان سے جانے والوں کے لئے اپنا الگ جہاز بھیجنے کا ارادہ ظاہر کرتے ہیں۔ اس پر فرمایا کہ:

”بے شک ہم تو ہر وقت تیار ہیں اگر یہ معلوم ہو جاوے کہ وہ کب ہوگی اور اس کے قواعد کیا ہیں تو ہم اسلام کی خوبیوں اور دوسرے مذاہب کے ساتھ اس کا مقابلہ کر کے دکھا سکتے ہیں اور اسلام ہی ایسا مذہب ہے جو کہ ہر میدان میں کامیاب ہوسکتا ہے کیونکہ مذہب کے تین جزو ہیں۔ اول خدا شناسی، مخلوق کے ساتھ تعلق اور اس کے حقوق اور اپنے نفس کے حقوق۔جس قدر مذاہب اس وقت موجود ہیں بجز اسلام کے جو ہم پیش کرتے ہیں سب نے بے اعتدالی کی ہوئی ہے۔ پس اسلام ہی کامیاب ہوگا۔

ذکر کیا گیا کہ وہاں بدھ مذہب ہے اس کا ذکر بھی اس مضمون میں آجانا چاہیے۔ فرمایا:

”بدھ مذہب دراصل سناتن دھرم ہی کی شاخ ہے۔ بدھ نے جو اوائل میں اپنے بیوی بچوں کو چھوڑ دیا اور قطع تعلق کر لیا شریعت اسلام نے اس کو جائز نہیں رکھا۔ اسلام نے خدا تعالیٰ کی طرف توجہ کرنے اور مخلوق سے تعلق رکھنے میں کوئی تناقض بیان نہیں کیا۔ بدھ نے اول ہی قدم پر غلطی کھائی ہے اور اس میں دہریت پائی جاتی ہے۔ مجھے اس بات سے کبھی تعجب نہیں ہوتا کہ ایک کتا مردار کیوں کھاتا ہے۔جس قدر تعجب اس بات سے ہوتا ہے کہ انسان انسان ہو کر پھر اپنی جیسی مخلوق کی پرستش کیوں کرتا ہے۔ اس لئے اس وقت جب خدا نے یہ سلسلہ قائم کیا ہے تو سب سے اول میرا فرض ہے کہ خدا کی توحید قائم کرنے کے لئے تبلیغ اور اشاعت میں کوشش کروں۔ پس مضمون تیار ہوسکتا ہے اور وہاں بھیجا جا سکتا ہے۔ پہلے قواعد آنے چاہئیں۔ پھر فرمایا کہ:

اس مضمون کے پڑھنے کے لئے اگر مولوی عبدالکریم صاحب جائیں تو خوب ہے۔ ان کی آواز بڑی بارعب اور زبردست ہے اور وہ انگریزی لکھا ہوا ہو تو اسے خوب پڑھ سکتے ہیں اور ساتھ مولوی محمد علی صاحب بھی ہوں اور ایک اور شخص بھی چاہیے۔ الرفیق ثم الطریق“

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 234- 235)

”میری مخالفت میں جاپان تک جا پہنچیں گے“

”جس طرح پر ایک طوفان قریب آتا ہو تو انسان کو فکر ہوتا ہے کہ یہ طوفان تباہ کر دے گا اسی طرح پر اسلام پر طوفان آرہے ہیں۔ مخالف ہر وقت ان کوششوں میں لگے ہوئے ہیں کہ اسلام تباہ ہو جاوے لیکن میں یقین رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اسلام کو ان تمام حملوں سے بچائے گا اور وہ اس طوفان میں اس کا بیڑا سلامتی سے کنارہ پر پہنچا دے گا۔ انبیاء علیہم السلام کے حالات پر نظر کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جب ان کو مشکلات نظر آتی تھیں تو بجز اس کے اور کوئی صورت نہ ہوتی تھی کہ وہ راتوں کو اٹھ اٹھ کر دعائیں کرتے تھے۔قوم تو صُمٌّ بُکۡمٌ ہوتی ہے وہ ان کی باتیں سنتی نہیں بلکہ تنگ کرتی اور دکھ دیتی ہے۔ اس وقت راتوں کی دعائیں ہی کام کیا کرتی تھیں۔ اب بھی یہی صورت ہے۔ باوجودیکہ اسلام ضعف کی حالت میں ہے اور ضرورت اس امر کی ہے کہ اس کی بحالی کے لئے پوری کوشش کی جائے لیکن میں دیکھتا ہوں کہ ہم سے جو اس کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ ہر طرح سے ہماری مخالفت کے لئے سعی کی جاتی ہے یہ میری مخالفت نہیں خدا تعالیٰ سے جنگ ہے۔

میں تو یہاں تک یقین رکھتا ہوں کہ اگر میری طرف سے کوئی کتاب اسلام پر جاپان میں شائع ہو تو یہ لوگ میری مخالفت کے لئے جاپان بھی جا پہنچیں۔ لیکن ہوتا وہی ہے جو خدا تعالیٰ چاہتا ہے۔“

(ملفوظات جلد چہارم۔صفحہ 480-481)

بقیہ: دربارِ خلافت...... از صفحہ 2

اور صداقت کا قائم کرنا احمدیوں کا کام ہے۔ کیونکہ ہم وہ لوگ ہیں جنہوں نے صادقِ کامل صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق کی بیعت کر کے سچائی کو دنیا میں قائم کرنے کا عہد کیا ہے اور عہدوں کے پورا کرنے کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے فرمان کے مطابق ہم پوچھے جائیں گے۔ پس بڑے فکر اور خوف کا مقام ہے۔ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ اگر ہم نے اپنے آپ کو سچائی کا نمونہ نہ بنایا تو پھر ہم کبھی توحید کو قائم کرنے اور اُس صدق کو پھیلانے والے نہیں بن سکتے جس کی تکمیل و اشاعت کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آئے تھے۔ وہ صدق جو آج سے چودہ سو سال پہلے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قائم فرمایا تھا لیکن مسلمانوں کی ہی شامتِ اعمال کی وجہ سے وہ صدق آج دنیا سے مفقود ہے اور دنیا ظَھَرَ الۡفَسَادُ فِی الۡبَرِّ وَ الۡبَحۡرِ (الروم: 42) کا نمونہ بنی ہوئی ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ جو اپنے بندوں پر بے انتہا احسان کرنے والا ہے اُس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اور آپ کے ذریعے ایک جماعت کو قائم کر کے اس کے دُور کرنے کے سامان بھی پیدا فرما دیئے ہیں۔ خلافت علیٰ منہاج نبوت کے ذریعے ایک جماعت کا قیام کر کے ہمیں سچائی کے قائم کرنے کی اُمیدیں بھی دلا دی ہیں۔ پس ہر سطح پر اس فساد کو دور کرنا اور سچائی کو قائم کرنا اور اس کے لئے کوشش کرنا ہر اُس احمدی کا کام ہے جو اپنے آپ کو جماعت سے منسوب کرتا ہے۔ہمیں اس فساد اور جھوٹ کو گھروں سے بھی ختم کرنا ہے جو گھروں میں فتنے کا باعث بنا ہوا ہے۔ہمیں اس فساد کو محلّوں سے بھی ختم کرنا ہے۔ہمیں اس فساد اور جھوٹ کو شہروں سے بھی ختم کرنا ہے اور ہمیں اس فساد اور جھوٹ کو اس دنیا سے بھی ختم کرنا ہے تا کہ دنیا میں پیار اور محبت اور امن اور صلح کا ماحول قائم ہو جائے۔

ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے اُس رسول کے ماننے والے ہیں جو تمام دنیا کے فتنوں اور فسادوں کو ختم کرنے آیا تھا جو دنیا کے لئے ایک رحمت بن کے آیا تھا، جس کے بارے میں خدا تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ وَمَاۤ اَرۡسَلۡنٰکَ اِلَّا رَحۡمَۃً لِّلۡعٰلَمِیۡنَ (سورۃ الانبیاء: 108) کہ ہم نے تجھے دنیا کے لئے صرف رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ پس دنیا میں سچائی کا بول بالا کر کے اور فسادوں کو دُور کر کے اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رحمت کا باعث بننا ہے۔ پس آج یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ اس اصدق الصادقین اور رحمۃ للعالمین کی سنت پر قائم ہوں۔ اپنوں کو بھی سچائی کے اظہار سے اپنا گرویدہ کریں، پیار و محبت کا پیغام پہنچائیں اور غیروں کو بھی صدق کے ہتھیار سے مغلوب کریں۔ پستول، بندوقیں، رائفلیں اور توپیں تو گولیاں اور گولے برسا کر زندگیوں کو ختم کرنے کا ذریعہ بنتی ہیں لیکن جو سچائی کا ہتھیار ہم نے اپنے عملوں اور اظہار سے چلانا ہے اور کرنا ہے یہ زندگی بخشنے والا ہتھیار ہے۔ پس اس ہتھیار کو لے کر آج ہر احمدی کو باہر نکلنے کی ضرورت ہے۔ اللہ کرے کہ ہم سچائی کے پھیلانے کا یہ روحانی حربہ استعمال کر کے دنیا کے سعید فطرتوں اور نیکیوں کے متلاشیوں کو جمع کر کے ان کے ذریعہ صدق کی ایسی دیواریں کھڑی کرنے والے بن جائیں جس کو کوئی جھوٹی اور شیطانی طاقت گرا نہ سکے۔ اور پھر یہ صدق کا نور جو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نور ہے وہ نور جو خدا تعالیٰ کے نور کا پرتَو ہے دنیا میں پھیلے اور پھیلتا چلا جائے، انشاء اللہ، اور دنیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو کر توحید کے نظارے دیکھنے والی بن جائے، اللہ ہمیں اس کی توفیق دے۔

(خطبہ جمعہ 9؍ ستمبر 2011ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

منور احمد خورشید۔ مربی سلسلہ برطانیہ

ویلنسیا۔ سپین

طارق بن زیاد کے سپین کو دیکھنے کا خواب جس کی تعبیر مل گئی

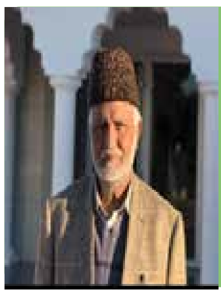

بچپن سے ہی سپین کا نام سنتے آرہے ہیں۔ کیونکہ اس کے شاندار ماضی کا ذکر تو ہر مسلمان ملک میں پڑھایا اور سکھایا جاتا ہے۔ جب کبھی دوست احباب سے سپین کے حوالے سے بات ہوتی تھی سب ہی سپین کی بہت تعریف کرتے اور یہ بھی سننے میں آتا تھا کہ جس نے سپین نہیں دیکھا پھر اس نے کیا دیکھا ہے؟ لیکن عجیب اتفاق ہے کئی دفعہ تو قریب پہنچ کر بھی کسی مجبوری کی وجہ سے سپین نہ جاسکے۔

سال 2018ء میں عزیزم ناصر احمد نے فیملی کے ساتھ سپین جانے کا پروگرام بنالیا اور مجھے بھی دعوت دی کہ ہم لوگ بھی ان کے ساتھ چلیں۔ پروگرام کچھ ایسے بنایا گیا۔ یہاں سے بذریعہ ہوائی جہاز پر ویلنسیا جائیں گے پھر وہاں سے کار کرائے پر لے کر سیر وسیاحت کا پروگرام کرلیں گے۔

ویلنسیا میں پہلی میزبانی

ہم لوگ حسب پروگرام شام کے وقت ویلنسیا ائیرپورٹ پہنچ گئے۔ ہماری کرایہ کی کار کمپنی کی مہربانی سے ہمارے لئے ائرپورٹ پر پہلے سے ہی موجود تھی۔ ہم سب پہلی بار سپین آئے تھے۔ جس کی وجہ سے شہر کی گلی کوچوں سے بالکل ناآشنا تھے۔ اس پر ایک افتاد یہ پڑی کہ ہمارے موبائلز نیٹ ورک نے کام کرنا چھوڑ دیا۔ جس کے باعث اپنے میزبان سے رابطہ بھی ممکن نہیں ہورہا تھا۔ اب رات کا وقت ہے ہم مختلف گلیوں میں چکر لگارہے ہیں۔ اتنے میں، میں نے دیکھا دو پنجابی سکھ میاں بیوی ایک مکان کے سامنے بیٹھے ہوئے ہیں۔ میں ان کے پاس گیا۔ انہیں اپنی پتا بیان کی۔ پھر ان کے فون سے مکرم کلیم احمد سے رابطہ کیا۔ وہاں سے ہمارا مشن ہاؤس کافی دور تھا سردار صاحب کہنے لگے۔ بزرگو! کافی سردی ہے اور ابھی کلیم صاحب کو یہاں پہنچنے میں کافی دیر لگنی ہے۔ بہتر ہے کہ آپ ہمارے گھر آجائیں۔ کیونکہ ہم سب کا ان کے ہاں جانا ممکن نہ تھا۔ اس لئے ہم لوگ کار میں ہی بیٹھے رہے۔ کچھ دیر کے بعد ہم نے دیکھا کہ وہ دونوں میاں بیوی ہمارے لئے گرم گرم چائے اور بسکٹ لے کر آرہے ہیں۔ سردار صاحب کی محبت آج تک یاد ہے۔ اتنے میں مکرم کلیم صاحب بھی تشریف لے آئے اور جلد ہم لوگ اپنے ٹھکانے پر پہنچ گئے۔ ہمارا قیام ویلنسیا میں جماعت احمدیہ کے مشن ہاؤس میں تھا۔

ویلنسیا ایک بہت خوبصورت شہر ہے۔

سپین کے واقفین نو کا سالانہ اجتماع

جن دنوں میں ہم لوگ سپین میں تھے۔ انہی ایام میں وہاں ویلنسیا میں واقفین نو سپین کا سالانہ اجتماع ہونا تھا۔ مجھے مرکزی ارشاد پر بطور جماعتی نمائندہ اجتماع میں خطاب کرنے کی توفیق ملی جس کی وجہ سے احباب جماعت کے ساتھ ایک تعارف ہوگیا۔ پھر وہ تعارف ایسا بابرکت ہوا کہ

حضور انور نے مجھے افریقن اقوام کے تبلیغی پروگرامز کے لئے سپین جانے کا ارشاد فرمایا۔ پھر یہ سلسلہ وقفوں کے ساتھ دو سال تک جاری وساری رہا۔ الحمد للہ

ویلنسیا کے بارے میں مضمون لکھنے کا محرک

حال میں قرطبہ اور بارسلونا کے بارے میں میرے دو معلوماتی مضامین الفضل اخبار کی زینت بنے۔ جس پر ایک عزیز نے پیار کے رنگ میں تحریک کرتے ہوئے فرمایا۔ آپ کی میزبانی کی توفیق تو ویلنسیا کو ملی تھی۔ ویلنسیا کا بھی تو حق بنتا ہے کہ اس کے بارے میں بھی مضمون لکھ دیتے۔ میں اس عزیز کی خواہش اور ارشاد کی تعمیل میں یہ مضمون رقم کررہا ہوں۔ اس عزیز دوست کا تحریک کرنے اور آپ کے پڑھنے کے لئے آپ سب قارئین کرام کا مشکور ہوں۔

ویلنسیا کا تعارف

سپین کے بڑے شہر میڈرڈ اور بارسلونا کے بعد ویلنسیا کا نمبر ہے۔ جس کی موجودہ آبادی آٹھ لاکھ کے قریب ہے۔ لیکن بعض مخصوص خوبیوں کی بنا پر اس شہر کی طرف کافی لوگوں کا رجحان بڑھ رہا ہے۔

یہ شہر بارسلونا، قرطبہ اور میڈرڈ کے تقریباً وسط میں واقع ہے۔ ان سب معروف مقامات کا یہاں سے فاصلہ تین چار گھنٹے کا ہے۔

ویلنسیا شہر کوئی اتنا بڑا شہر نہیں ہے۔ اس لئے اس میں دیہات اور شہر دونوں کے مزے ہیں۔ دیگر شہروں کی طرح گنجان آباد نہ ہونے کی وجہ سے افراتفری اور ہیجانی کیفیت نہیں ہے۔ جس کی وجہ سے جرائم کی شرح نسبتاً کم ہے۔

زراعت

یہ علاقہ میدانی علاقہ ہے۔ جس کی وجہ سے یہ زراعت کے اعتبار سے بہت مشہور ہے۔ جس طرح پاکستان میں سرگودھا کا علاقہ کینو کے لئے دنیا بھر میں جانا جاتا ہے۔ اسی طرح ویلنسیا بھی یورپ بھر میں خوبصورت مالٹوں کی وجہ سے بہت مشہور ہے۔ سپین کے مختلف مقامات، بلکہ یورپ بھر سے لوگ سبزیاں خریدنے یہاں کا رخ کرتے ہیں۔ جیسے ہی آپ شہر سے باہر نکلتے ہیں مالٹوں کے باغات آپ کا استقبال کرتے ہیں۔ یہ مالٹے مختلف اقسام کے ہونے کی وجہ سے سال بھر صحت مند ماحول، خوبصورتی کے علاوہ اپنے پھل پھولوں سے سجے رہتے ہیں۔

شہر کو خوبصورت بنانے میں مالٹوں کا کردار

ویلنسیا شہر کے گلی کوچوں میں ایک منفرد چیز مالٹے کے بے شمار درخت ہیں، جو گورنمنٹ نے تزئین شہر کے لئے بہت ہی ترتیب سے لگارکھے ہیں۔ یہ بہت ہی خوبصورت نظارہ پیش کرتے ہیں۔ لیکن یہ مالٹے کھانے کے کام نہیں آتے۔ یہ صرف خوبصورتی کے لئے لگائے گئے ہیں۔ ویلنسیا کے علاوہ قرطبہ میں بھی یہ نظارہ ملتا ہے۔

گرم پانیوں کی تلاش میں

ویلنسیا شہر معتدل موسم اور سمندر کے ساحل پر ہونے کی وجہ سے سیاحوں کی توجہ کا مرکز بن چکا ہے۔ یہاں سینکڑوں میل تک اطراف میں سمندر ہی سمندر ہے۔ جس کے گرم پانی کی وجہ سے سیاحت کے علاوہ مچھلی بھی وافر مل جاتی ہے۔

کہتے ہیں۔ روس اور امریکہ کی افغانستان میں سرد جنگ دراصل گرم پانی کی تلاش تھی۔ امریکہ تو اپنے دشمن کے قریب پہنچنا چاہتا تھا۔ تاکہ بوقت ضرورت اس کی گوشمالی کی جاسکے اور روس کو بھی گرم پانی کی احتیاج تھی جس کی وجہ سے ایک لمبا عرصہ جنگ جاری رہی ہے۔ اس کے علاوہ اور بھی بہت سی وجوہات ہیں۔

ویلنسیا شہر ساحل سمندر پر واقع ہے۔ جس کی وجہ سے دنیا بھر سے آنے والے سیاحوں کی توجہ کا مرکز ہے۔ ویلنسیا کا موسم بہت خوبصورت ہے۔ جن دنوں میں، یورپ بھر میں سردی کی سخت لہر ہوتی ہے۔ ان دنوں میں بھی وہاں آپ تمازتِ آفتاب سے لطف اندوز ہوسکتے ہیں۔

یہاں کے لوگ بہت ہی ملنسار اور ہمدرد ہیں اور آپ کی مدد کو ہر آن تیار رہتے ہیں۔ کوئی اجنبی کسی سے رستہ پوچھ لے تو مخاطب کوشش کرتا ہے کہ اسے گھر ہی چھوڑ کر آئے۔

ایک خاص چیز جو ویلنسیا کو دیگر شہروں سے ممتاز کرتی ہے۔ وہ اس شہر کا ائیرپورٹ ہے۔ متوسط آبادی والا شہر ہونے کی وجہ سے ائیرپورٹ شہری آبادی سے زیادہ دور نہیں ہے۔ جس کے باعث بہت جلد آپ اپنی منزل مقصود تک پہنچ جاتے ہیں۔ دیگر شہروں میں تو بسا اوقات گھنٹوں کا سفر بن جاتا ہے۔ جو خوش گوار سفر کو بھی بوریت میں بدل دیتا ہے۔

مسیح موعود علیہ السلام کا ایک معجزہ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم لوگ آگ کے گڑھے کے کنارے پر کھڑے تھے۔ میں نے آپ کو اس سے بچالیا اور پھر میری نعمت سے آپ بھائی بھائی بن گئے۔

ایک روز میں ویلنسیا میں اپنے ڈیالیسز کے سلسلہ میں مقامی سنٹر میں گیا ہوا تھا۔ انتظار گاہ میں کافی لوگ بیٹھے ہوئے تھے۔ جن میں بیشتر لوگ سپینش تھے۔ جو آپس میں باہمی گپ شپ میں مصروف تھے۔ ایک جانب ایک پاکستانی دوست ایک ویل چیئر میں اداس بیٹھے نظر آئے۔ کچھ دیر کے بعد وہ دوست اپنی ویل چیئر چلا کر میرے قریب آگئے۔ مجھ سے

کہنے لگے کیا آپ پاکستانی ہیں۔ میں نے اثبات میں جواب دیا۔بڑے خوش ہوئے۔انہوں نے بتایا۔میرا نام شاہد ہے اور میرا تعلق سیالکوٹ سے ہے۔کافی عرصہ سے سپین میں ہوں۔میرا بڑا اچھا کاروبار تھا۔بہت سارے دوست تھے۔زندگی بڑے آرام وسکون کے ساتھ گزررہی تھی۔پھر اس موذی مرض نے آ لیا۔کاروبارختم ہوگیا ہے۔سب دوست احباب کچھ آہستہ آہستہ دور ہوتے چلے گئے۔بہت سارے دوستوں کو رقوم دے رکھی تھیں۔اب تو وہ دوست فون تک نہیں اٹھاتے۔میں اب کئی مہینوں سے اسپتال میں ہی مقیم ہوں۔اب تو اپنے لوگوں،ہم زبان،ہم وطنوں کو دیکھنے کو ترس گیا ہوں۔یہاں اسپتال سے ملنے والا کھانے پر مجبور ہوں۔اپنے وطن کے کھانوں کو بھی آنکھیں ترستی ہیں۔ہر کسی نے رخ پھیر لیا ہے۔سب اپنے بیگانے ہوگئے ہیں۔

انہوں نے بتایا کہ پاکستان بھی نہیں جاسکتا کیونکہ وہاں جاکر کیا کروں گا۔میں تو ڈیالیسز کے اخراجات تک برداشت نہیں کرسکتا۔اس لئے اپنی زندگی کے بقیہ ایام ادھر ہی گزارنے پر مجبور ہوں کیونکہ یہاں گورنمنٹ کی جانب سے کئی ایک مراعات ہیں۔جن کے سہارے زندگی کی گاڑی رواں ہے۔اس شخص کی داستان نے بہت دکھی کردیا۔میں نے اسے بتایا کہ میں احمدی ہوں اور انگلستان سے آیا ہوں۔میں نے مکرم صدر جماعت اور دیگر احباب کو ان کی ہر ممکنہ مدد کرنے کی درخواست کی۔الحمد للہ احباب جماعت نے اس مریض کی ہر ممکنہ مدد کی ہے۔اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے معجزات میں سے ایک بڑا معجزہ ایک پاک جماعت کا قیام ہے۔جو خونی رشتوں سے بالا ہوکر ایک کنبہ کی طرح رہتے ہیں۔ایک دوسرے کی بنیادی ضروریات کا خیال کرتے ہیں۔

مسجد احمدیہ بیت الرحمان

یہ مسجد جماعت احمدیہ کی سپین میں سب سے بڑی مسجد ہے۔یہ خوبصورت مسجد ویلنسیا شہر سے چند کلومیٹر دور ایک پہاڑ پر عین موٹر وے کے کنارے پر واقع ہے۔ روزانہ سینکڑوں گاڑیاں اس کے سامنے سے گزرتی ہیں۔جو مسجد کے دیدہ زیب میناروں کو دیکھے بغیر نہیں گزرسکتے۔ خاص طور پر یہاں رات کا منظر بڑا ہی دلفریب ہوتا ہے۔طلوع شمس اور غروب شمس کا نظارہ بہت دلکش ہوتا ہے۔یہاں پر مسجد کے علاوہ کئی ایک وسیع وعریض گیسٹ ہاؤسز بھی ہیں۔سال بھر مختلف ممالک سے زائرین یہاں آئے رہتے ہیں۔یہاں ایک کافی کشادہ ماڈرن کچن بھی ہے۔جس میں مکرم حنیف احمد صاحب مسکراتے چہرہ کے ساتھ ہر مہمان کو خوش آمدید کہنے اور مہمان نوازی کے لئے ہر دم تیار رہتے ہیں۔

کسی بھی مقام کی خوبصورتی وہاں کے فطرت کے نظاروں کے علاوہ وہاں کے خوبصورت لوگوں سے ہوتی ہے۔میرے سپین میں قیام کے عرصہ میں زیادہ وقت ویلنسیا میں ہی گزارنے کا موقع ملا ہے۔جس کی کئی ایک وجوہات تھیں۔سب سے پہلے تو یہاں پر ملک بھر کی سب سے بڑی جماعت ہے۔مسجد کے اعتبار سے یہاں سب سے بڑی مسجد اور مشن ہاؤس اور گیسٹ ہاؤسز کی سہولت موجود ہے۔

یہاں پر مجھے بفضلہ تعالیٰ مقامی احباب مکرم کلیم احمد صاحب مربی سلسلہ ویلنسیا،ان کے اہل خانہ ، مکرم شمریز صاحب صدر جماعت، مکرم سلمان طاہر صاحب قائد خدام الاحمدیہ ، مکرم شفیق احمد صاحب صدر انصاراللہ اور دیگر احباب جماعت کے تعاون اور محبت کی وجہ سے خوب خدمت دین کی سعادت نصیب ہوئی۔فجزاھم اللہ احسن الجزاء

سپین بھر کے دورہ جات

چونکہ ویلنسیا کو فاصلوں کے لحاظ سے بھی ایک مرکزی مقام حاصل ہے۔ اس لئے مجھے یہاں سے بارسلونا، میڈرڈ، قرطبہ، پیڈروآباد، بن کارلو، مرسیہ، غرناطہ اور ملاگا وغیرہ جانے کا موقع ملتا رہا۔ان مقامات کے دورے کرنے کے بعد پھر واپس ویلنسیا میں ہی آجاتا تھا۔قریباً دوسال کے عارضی قیام سپین میں، ویلنسیا ہی میرا صدر مقام رہا۔جس کی وجہ سے ویلنسیا شہر اور اس کے مضافاتی دیہاتوں سے خوب آشنائی ہوگئی ہے۔احباب جماعت کی انسیت،محبت اور تعاون کی وجہ سے ویلنسیا سے ایک محبت کا تعلق بن گیا۔ان شاءاللہ ان کے لئے دعائیں اور ان کی دعاؤں کا یہ رشتہ تادم حیات رہے گا۔

ویلنسیا شہر کے علاوہ دیگر مضافاتی شہروں اور دیہاتوں میں سفروں کے دوران مکرم کلیم احمد صاحب اور مکرم سلمان طاہر صاحب کا تعاون مثالی رہا ہے۔

عرب احمدیوں کی جماعت

ویلنسیا سے آگے مرسیہ سے تھوڑے فاصلہ پر مراکش کے احمدی بھائیوں پر مشتمل ایک جماعت ہے۔جہاں مکرم طیب الفرح صاحب صدر جماعت ہیں۔جاکر ان مخلص بھائیوں کو مل کر بہت خوشی ہوئی۔ان دوستوں سے قبول احمدیت کے ایمان افروز واقعات سن کر ایمان کو ایک جِلا نصیب ہوئی۔ان کے اہل خانہ کی جانب سے عرب مہمان نوازی سے بھی لطف اندوز ہوئے۔مکرم صدر صاحب بہت ہی مخلص احمدی ہیں۔ماشاءاللہ نیز ایک اور قریبی گاؤں میں ایک الجیرین احمدی مکرم مصطفیٰ صاحب اور ان کی فیملی سے بھی ملاقات ہوئی۔جو حال میں ہی الجیریا میں جماعتی نامساعد حالات کی بنا پر سپین میں تشریف لائے ہیں۔اس خاندان کی اللہ کی راہ میں ظلم وستم کی دردناک داستان سننے کو ملی۔دل سے ان سب احمدیوں کے لئے دعا نکلی جو محض اللہ کی خاطر دنیا کے مختلف خطوں میں نشانہ ظلم وستم بنے ہوئے ہیں۔اللہ تعالیٰ ان سب کی مشکلات معجزانہ دور فرمائے۔آمین۔یہ سفر مکرم سلمان طاہر صاحب صدر جماعت ویلنسیا کے ساتھ کیا گیا۔جنہوں نے اپنا کاروبار بند کرکے اپنی گاڑی میں اس تبلیغی وتربیتی سفر کی سعادت پائی۔فجزاھم اللہ

ثمرات حسنہ

اللہ تعالیٰ کے فضل اور احباب جماعت کے تعاون سے ویلنسیا میں کئی ایک افریقن دوستوں کو معجزانہ طور پر بیعت کی توفیق ملی ہے اور اللہ کے فضل سے باوجود کرونا کی مشکلات کے یہ لوگ باقاعدہ نماز جمعہ میں شریک ہورہے ہیں۔تبلیغ کے میدان میں بھی بہت فعال ہیں۔ كَانَ اللّٰهُ مَعَهُمْ

خصوصی اظہار تشکر

میں مکرم چوہدری عبدالرزاق صاحب امیر جماعت احمدیہ سپین کی محبت،اخلاص اور بھر پور تعاون کا از حد مشکور ہوں جنہوں نے میری ہر قسم کی ضرورت کا بہت زیادہ خیال رکھا۔میں نے جب بھی کوئی پروگرام تشکیل دیا۔ہمیشہ ہی انہوں نے میرا ساتھ دیا۔

ان کے علاوہ مربیان کرام مکرم عبدالصبور نعمان صاحب، مکرم کلیم احمد صاحب، مکرم ظفر رشید صاحب۔مکرم قیصر احمد ملک صاحب اور عزیزم قاصد احمد صاحب کا بھی مشکور ہوں۔جنہوں نے میرے ساتھ ہرقسم کا تعاون کیا۔مجھے اپنا ایک بزرگ بھی جانا اور خدمت بھی کی۔اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنے بے شمار فضلوں سے نوازے اور اپنی حفظ وامان میں رکھے۔آمین

آج کی دعا

اَللّٰهُمَّ أَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِي الْأُمُوْرِ كُلِّهَا وَأَجِرْنَا مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْآخِرَةِ

(مسند احمد بن حنبل۔ حدیث نمبر: 17628)

ترجمہ:اے اللہ!سب کاموں میں ہمارا انجام بخیر کر اور ہمیں دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب سے بچا۔

یہ سید ومولیٰ،آقائے دو جہاں پیارے رسول حضرت محمد ﷺ کی انجام بخیر کے لئے جامع دعا ہے۔

مرسلہ:مریم رحمٰن

رپورٹ: لئیق احمد مشاق مبلغ سلسلہ ونمائندہ روزنامہ الفضل سُرینام

مسجد ناصر سرینام کے 50سالہ جشن پر افطار کا اہتمام

الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا میں جماعتی خبروں کی اشاعت

MAANDAG 26 APRIL 2021 DAGBLAD SURINAME NATIONAAL 9

Nasir Moskee gedenkt 50-jarig bestaan

روحانی بہار کا موسم رمضان اپنی تمام تر حسن و خوبی کے ساتھ اپریل کے دوسرے ہفتے میں جنوبی امریکہ کے ممالک پر سایہ فگن ہوا۔امسال یہ ماہِ مقدس اس لئے بھی یادگار تھا کہ جماعت سُرینام کی پہلی مسجد ناصر کی تعمیر کے پچاس سال مکمل ہو رہے تھے۔

بدقسمتی سے اپریل کے آغاز سے ہی کرونا کی تیسری لہر نے اس ملک میں اپنے پنجے گاڑ دیئے تھے،اس لئے مختلف پابندیوں کے ساتھ اس ماہ مبارک کا آغاز ہوا۔

خدا تعالیٰ کے فضل و احسان سے گذشتہ 19سال سے جماعت احمدیہ سُرینام کورمضان المبارک کے مقدس مہینہ میں روزانہ پندرہ منٹ کا ایک ٹی وی پروگرام پیش کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔اوراس ملک کے ٹی وی چینلز مذہبی رواداری کی عمدہ مثال قائم کرتے ہوئے ان پروگرامز کے لئے حسب منشاوقت بھی دیتے ہیں اور انتہائی مناسب معاوضہ بھی لیتے ہیں۔امسال بھی ہم نے مارچ کے شروع میں مختلف ٹی وی چینلز سے رابطے کئے۔آجکل سُرینام میں ٹی وی پر پندرہ منٹ وقت کا کمرشل ریٹ 275 سے 300سُرینامی ڈالر ہے، لیکن ملک کے معروف ٹی وی چینل (T.B.N.)''تری شول براڈکاسٹنگ نیٹ ورک'' نے ہمیں صرف 50سُرینامی ڈالر فی پروگرام معاوضے پر شام چھ بجے کا وقت دینے کی حامی بھری۔چنانچہ ہم نے پروگرامز کی تیاری اور ترتیب و تدوین کا کام شروع کیا اور بفضل خدا مورخہ 12اپریل کو پہلا پروگرام ''رویت ہلال'' کے حوالے سے نشر ہوا۔

مسجد کی تزئین و آرائش

امسال جماعت کی مرکزی مسجد ناصر کے پچاس سال بھی اِسی بابرکت مہینے میں پورے ہو رہے تھے، اس لئے مسجد کی تزئین و آرائش کا کام بھی مارچ میں شروع کیا گیا۔مسجد کو پینٹ کرنے کے لئے تقریباً چودہ میٹر بلند مچان یا آہنی ڈھانچا(Scaffolding)درکار تھا، اس مقصد کے لئے ہم نے مختلف جگہوں پر رابطہ کیا، تو آٹھ میٹر فریم کا یومیہ کرایہ 250سُرینامی ڈالر بتایا گیا۔پھر ملک کی ایک معروف کمپنی کے مالک سے رابطہ کیا گیا،اور انہیں اپنی ضرورت سے آگاہ کیا گیا۔باوجود اس کے وہ غیرمسلم ہیں انہوں نے کہا کہ مسجد کے کام کے لئے میں بلا معاوضہ آپ کو مچان فراہم کروں گا،اور جتنے دن چاہیں استعمال کریں۔چنانچہ انہوں نے اپنا 15میٹر کا فریم اپنے ٹرک پر مسجد بھجوایا۔جسے ہم نے دو ہفتے استعمال کیا، اورمسجد کے چاروں میناروں کے پینٹ کا کام مکمل ہونے کے بعد جماعت کی طرف سے شکریہ کے خط کے ساتھ انہیں سامان واپس بھجوایا۔

ماہِ مقدس کا آغاز

مؤرخہ 12اپریل 2021ء بروز پیر پہلی تراویح ادا کی گئی، اورمنگل 13اپریل کو سرینام میں مسلمانوں کی اکثریت نے پہلا روزہ رکھا۔لیکن روزانہ شام کو لاک ڈاؤن کی وجہ سے مساجد میں تراویح کا انتظام نہیں ہو سکا،اور افراد جماعت کو گھروں میں نماز باجماعت اور نوافل کی ادائیگی کی تلقین کی گئی۔خاکسار نے روزانہ رات نو بجے زوم پر درس کا سلسلہ شروع کیا، جس کے بعد سوالوجواب کا پروگرام بھی ہوتا رہا۔

جوبلی تقریبات

25اپریل 2021ء بروز اتوار مسجد ناصر کے افتتاح کو پچاس سال مکمل ہوئے۔حسن اتفاق سے پچاس سال قبل 25اپریل 1971ء بھی اتوار کا دن تھا۔اِس دن کو یادگار بنانے کے لئے خصوصی اہتمام کیا گیا۔ملک میں کرونا کے مثبت کیسز میں مسلسل اضافے کے باعث میل جول کے قواعد مزید سخت کر دیئے گئے تھے،اس لئے اس موقعہ پر انتہائی محدود پیمانے پر تقریب منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔مسجد کو رنگ برنگی جھنڈیوں سے سجایا گیا اور چراغاں کیا گیا۔مسجد کی تصویر سے مزین لوگو اور سووینیئر تیار کروایا

گیا۔ چار وزراء اورچند دیگر مہمانوں کو پروگرام میں شمولیت کی دعوت دی گئی۔مورخہ 25اپریل کو پہلی تقریب افطار کے وقت منعقد ہوئی جس میں تین وزراء اور چندافراد جماعت شامل ہوئے۔معزز مہمانوں میں وزیر دفاع(Krishna Hussain Ali)محترمہ کرشنا حسین علی صاحبہ،منسٹرپبلک ورکس(Professor Dr. Riad Nurmohamed)پروفیسر ڈاکٹر ریاض نورمحمد صاحب۔لیبر،ملازمت اور نوجوانوں کے امور کی وزیر(Rishma Kuldipsingh) محترمہ ریشما کلدیپ سنگھ صاحبہ شامل ہیں۔تینوں مہمانوں کو عشایئے کے بعد جماعتی کتب اور یادگاری سووینیئر پیش کئے گئے۔مہمانوں کی طرف سے محترم پروفیسر ڈاکٹر ریاض نورمحمد صاحب اور جماعت کی طرف سے خاکسار نے شاملین کا شکریہ ادا کیا۔

مؤرخہ 26اپریل کو دوسرے افطار میں وزیر داخلہ (Mr. Bronto Salam Somohardjo) مسٹر برونتو سلام سوموہارجو،وزارت داخلہ کے ڈائریکٹر (Mr. Mohamad Nasier Eskak)مسٹر محمدنصیر ایسکاک اورمجلس عاملہ کے چند ممبران شامل ہوئے۔کھانے اورنماز مغرب کے بعدمحترم صدر صاحب نے جماعت کا مختصر تعارف کروایا،اورمسجد کی تعمیر کی تاریخ بیان کی۔وزیر داخلہ نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔بعد ازاں ان مہمانوں کو بھی جماعتی لٹریچر اور سووینیئر پیش کیا گیا۔

جماعت سُرینام کے ابتدائی ممبران میں شامل محترم عبد المطلب محمود صاحب جو پچاس سال قبل مسجد کی افتتاحی تقریب میں بھی شامل تھے انہیں خاص طور پر اس تقریب میں مدعو کیا گیا، اور انہیں بھی سووینیئر پیش کیا گیا۔

ان تقاریب کے حوالے سے قابل ذکر بات یہ ہے کہ جب محترم ڈاکٹر ریاض نورمحمد صاحب کوشمولیت کا دعوت نامہ بھجوایا گیا، تو انہوں نے اپنی اہلیہ کو رقم دے کرمسجد بھجوایا اور درخواست کی کہ اس پروگرام کا تمام خرچ وہ ادا کریں گے۔

اشاعت

مسجد کے پچاس سال کی تکمیل کو ہم نے اس طرح بھی یادگار بنایا کہ 46صفحات پر مشتمل ''نماز کی کتاب'' تیار کی۔جس میں عبادت کا فلسفہ، نماز

DAILY LONDON ALFAZL ONLINE
www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION — Download on the App Store — Google play
اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

کے احکام و مسائل، مسنون دعائیں، چند چھوٹی سورتیں شامل کر کے دیدہ زیب کور پیج کے ساتھ شائع کروائی گئی۔ اس کتاب کی اشاعت کا تمام خرچ سُرینام کے سب سے پہلے احمدی محترم عبد العزیز جمن بخش صاحب کے بچوں نے اپنے والدین کی طرف سے ادا کیا۔

میڈیا کوریج

خدا تعالیٰ کے فضل و احسان کے ساتھ اس موقعہ پر ہمیں بھرپور میڈیا کوریج ملی۔ سب سے پہلے ملک کے سب سے قدیم اخبار ''دا وار تیڈ'' (De Ware Tijd) نے مورخہ 25اپریل کو مسجد کی کلر تصویر کے ساتھ مفصّل رپورٹ شائع کی۔ اس خبر کو پانچ نیوز ویب سائٹس نے اپنے مرکزی صفحہ پر شیئر کیا۔

26اپریل کو ملک کے معروف اخبار ''داخ بلاد سُرینام'' (Dagblad SURINAME) نے فرنٹ پیج پر مسجد کی کلر تصویر شائع کی اور اندر کے رنگین صفحہ 9 پر پانچ تصاویر کے ساتھ تفصیلی خبر شائع کی۔

اِسی روز ایک اور روز نامہ ''ٹائمز آف سُرینام'' (Times of SURINAME) نے بھی صفحہ نمبر 4 پر تین تصاویر کے ساتھ تفصیلی خبر شائع کی۔

ملک کی معروف نیوز ویب سائٹ ''جی ایف سی نیوز'' (GFC Nieuws) نے بھی مؤرخہ 26اپریل کو تصاویر کے ساتھ اپنے مرکزی صفحہ اور فیس بک پیج پر تفصیلی خبر شائع کی۔

حالات حاضرہ کے مقبول پروگرام ''ٹی بی این پرائم الرٹ'' کی ٹیم نے مسجد آکر محترم شمشیر علی صاحب صدر جماعت کا 15منٹ دورانیے کا انٹرویو کیا اور جو 26اپریل کی رات 8 بجے ٹی وی پر نشر ہوا۔

رمضان پروگرامز

''تری شول ٹی وی'' پر روزانہ رمضان پروگرامز کا سلسلہ چاند رات تک جاری رہا۔ راپار براڈ کاسٹنگ نیٹ ورک (RBN Ch.5) جہاں سے جماعت کا ہفتہ وار پروگرام نشر ہوتا ہے، اس چینل کو بھی پانچ پروگرام رمضان المبارک کے حوالے سے تیار کر کے دیئے گئے۔ امسال رویت ہلال، روزے کی اہمیت، فضیلت، برکات، روزے کے مسائل، سفر اور روزہ، روزہ رکھنے کی عمر، عورت اور روزہ، تلاوت قرآن مجید کی اہمیت و برکات، اعتکاف کی اہمیت و فضیلت، لیلۃ القدر کی فضیلت اور اس کی تلاش کی سعی، صدقۃ الفطر کی اہمیت اور ادائیگی کا طریق، مسجد کا احترام، عید الفطر اور سنت رسول ﷺ، ایسے موضوعات پر کل 36 پروگرام پیش کئے گئے، جن پر 9 گھنٹے وقت صرف ہوا۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے بڑی تعداد میں اہل سرینام مسلم اور غیر مسلم افراد نے ہمارے پروگرام دیکھے، اور ان کے معیار کی تعریف کی۔ حسب روایت تمام پروگرامز کا خرچ افراد جماعت کی ڈونیشن سے پورا کیا گیا، اور خدا تعالیٰ کے فضل سے ممبران نے اس مقصد کے لئے بھرپور جذبے کے ساتھ قربانی کی۔ ہر سال خدا تعالیٰ کے فضل سے رمضان المبارک کے دوران نہ صرف ان مخصوص پروگرامز بلکہ سال بھر جاری رہنے والے ہفتہ وارٹی وی پروگرام کے لئے بھی کافی حد تک رقم جمع ہو جاتی ہے۔

مستحقین کی امداد

رمضان المبارک کے دوران ''لائنز کلب سُرینام'' کی انتظامیہ نے مسجد سے رابطہ کیا کہ ہم آپ کی جماعت کے توسط سے غرباء کی مدد کرنا چاہتے ہیں، چنانچہ ہم نے آس پاس کے 15 مستحق خاندانوں کی لسٹ انہیں بھجوادی۔ مؤرخہ 26اپریل کی سہ پہر لائنز کلب کے ممبران نے مسجد میں اشیائے خورونوش کے یہ پیکٹس تقسیم کئے۔ اسی طرح جماعتی نظام کے تحت بھی اشیاء خورونوش کے 15پیکٹ غیر از جماعت مستحقین اور ضرورتمند افراد جماعت میں تقسیم کئے گئے، اور جماعت کے کچھ بچوں کے لئے کپڑوں کا انتظام کیا گیا۔

عید الفطر

سُرینام میں عیدین کے موقعہ پر عام تعطیل ہوتی ہے۔ امسال بھی 4 مئی کو گورنمنٹ کی طرف سے 13 مئی کو عید الفطر کے دن عام تعطیل کا اعلان کیا گیا، اور مجلس عاملہ نے افراد جماعت کی سہولت کو مدنظر رکھ کر چار مختلف جگہوں پر نماز عید ادا کرنے کا پروگرام ترتیب دیا، لیکن 10 مئی کو ملک میں مکمل لاک ڈاؤن کا اعلان کر دیا گیا، جس کی وجہ سے اس پروگرام پر عمل کرنا ممکن نہ رہا، اور افراد جماعت کو نماز عید پڑھانے کا طریق بتا کر اور خطبہ فراہم کر کے اپنے اہل خانہ کے ہمراہ نماز عید پڑھنے کی تلقین کی گئی جس کے لئے ساڑھے نو بجے کا وقت مقرر کیا گیا، اور دن دس بجے خاکسار نے زوم کے ذریعہ عید کا خطبہ دیا، اور اجتماعی دعا کروائی۔

قارئین الفضل کی خدمت میں احباب جماعت سُرینام کے اموال میں برکت کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

چھوٹی مگر سبق آموز بات

حق مہر کی ادائیگی

ایک دفعہ حضرت مسیح موعودؑ سے سوال ہوا کہ ایک شخص اپنی منکوحہ سے مہر بخشوانا چاہتا تھا۔ مگر وہ عورت کہتی کہ اس کے عوض اپنی نصف نیکیاں مجھے دے دو۔ خاوند کہتا رہا کہ میرے پاس تو حسنات پہلے ہی کم ہیں، اس دوران عورت وفات پا گئی۔ خاوند اب کیا کرے؟ آپؑ نے فرمایا:

''اُسے چاہیئے کہ اس کا مہر اس کے وارثوں کو دے دے۔ اگر اس کی اولاد ہے تو وہ بھی اس کے وارثوں میں سے ہے، شرعی حصہ لے سکتی ہے اور علی ھذا القیاس خاوند بھی لے سکتا ہے۔''

(ملفوظات جلد 7 صفحہ 306)

29جون2021ء

		طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ		04:14	19:07
مدینہ منورہ	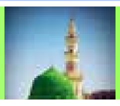	04:05	19:14
قادیان	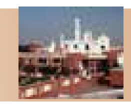	03:46	19:38
ربوہ		03:26	19:18
اسلام آباد ٹلفورڈ	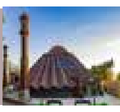	03:21	21:22